ادبیات

غزل

جناب آلمؔ مظفر نگری

ہوں گرمِ سخن شاہدِ معنی پہ نظر ہے
دل مستِ مئے جلوۂ الہامِ سحر ہے

پردے کا کہاں حسن و محبت میں گزر ہے
خود جلوہ ہے وہ آنکھ کہ جو جلوہ نگر ہے

کس طرح میں سمجھاؤں نگہبانِ چمن کو
گلشن کے ہر اک پھول پہ گلچیں کی نظر ہے

دیکھا ہے قفس کو بھی گلستاں کو بھی برسوں
گنجائشِ آرام اِدھر ہے نہ اُدھر ہے

اس آنکھ سے در پردہ وہ کس طرح چھپیں گے
جو بیخودیِ عشق میں بھی جلوہ نگر ہے

دیوانے ترے جائیں کہاں پھوڑنے سر کو
وحشت کدۂ عشق میں دیوار نہ در ہے

ہے داغ بدل، لالہ تو گل چاکِ گریباں
کہتے ہیں جسے باغ وہ دیوانوں کا گھر ہے

بہتر تھا نشیمن سے قفس، کیوں کہ یہاں تو
صیاد کا بھی خوف ہے بجلی کا بھی ڈر ہے

ہر گام پہ وہ ٹھوکریں کھاتا ہی رہے گا
جو قافلہ، بے خضر، سرِ راہ گزر ہے

سب مجھ کو برابر ہیں چمن ہو کہ قفس ہو
ہر گھر کو سمجھتا ہوں کہ یہ میرا ہی گھر ہے

ہر سمت ہے گلزار پہ چھائی ہوئی ظلمت
سمجھے ہیں مگر ہم کہ یہ تنویرِ سحر ہے

یہ تیری غزل سن کے آلمؔ کہتے ہیں وہ بھی
اک نغمۂ فردوس ہے گلبانگِ سحر ہے

غزل

جناب قیسؔ رام پوری

تیرے رخسار پہ یوں تیری حیا جلتی ہے
جیسے شعلوں میں بہاروں کی ردا جلتی ہے

اب مجھے نامہ و پیغام کی امید کہاں
تیرے کوچے سے تو یہ بادِ صبا جلتی ہے

رہروانِ رہِ اُلفت سے کوئی یہ پوچھے
دیپ جلتے ہیں دلوں میں کہ چتا جلتی ہے

دل کہ اصنام کا قائل ہے تو کچھ کعبہ بھی
یعنی بُت خانے میں اک شمعِ خدا جلتی ہے

بیوفا میں تو جلا، خاک ہوا ہوں لیکن
آج تجھ سے تری ایک ایک ادا جلتی ہے

قیسؔ کیا بات ہے جب کوئی غزل کہتے ہو
دل میں اک آگ سی لگتی ہے وفا جلتی ہے

•••••

غزل

جناب سید اختر علی اخترؔ تلہری

زندگی ملتی ہے تپتے ہوئے میدانوں میں
اور تو ڈھونڈھ رہا ہے اسے خسخانوں میں

ہم قفس میں ہیں مگر دل ہے گلستانوں میں
ولولے قید کہیں ہوتے ہیں زندانوں میں

دل کی دنیا ہی بدل جائے تو کیا اس کا علاج
زمزمے تو وہی اب بھی ہیں گلستانوں میں

کوچۂ یار کے ہر ذرّے پہ سر رکھ دینا
ہوش اتنا تو ہے باقی ابھی دیوانوں میں

نہ کہیں نغمۂ شادی نہ کہیں نوحۂ غم
زندگی کیف سے خالی ہے بیابانوں میں

ہم بھی قید میں دل تو ہے گلستاں بہ کنار
رنگ و بُو آپ کھنچے آتے ہیں زندانوں میں

مجھ کو آشوبِ حوادث سے ڈرانے والے
زندگی پائی ہے میں نے انہیں طوفانوں میں

آج بھی اُن کے تصور سے لرز اُٹھتا ہوں
میں نے دیکھے ہیں جو نظارے شبستانوں میں

عصرِ نو تیرے اُبھرتے ہوئے سورج کی قسم
زلزلے آنے لگے عیش کے ایوانوں میں

خوش نصیبانِ وطن نے کبھی یہ بھی سوچا
کیا گذرتی ہے غریبوں پہ سیہ خانوں میں

خونِ دل میں تو ڈبویا نہیں ان کو اخترؔ
زندگی آئے کہاں سے ترے افسانوں میں